# عشرہ ذی الحجہ کے فضائل واحکام

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث شریف میں ہے کہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے برابر ہے، اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے خصوصاً عرفہ کے روزے اور عرفہ کے بعد والی رات کی عبادت کی بڑی فضیلت ہے۔ عرفہ کے روزے سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور عید کی رات میں عبادت کرنے والے کا دل قیامت میں دہشت سے مردہ نہیں ہوگا۔

مستحب یہ ہے کہ چاند دیکھ کر قربانی کرنے تک قربانی کرنے والا شخص بال اور ناخن نہ کٹوائے اور نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک متوسط بلند آواز میں ہر فرض نماز کے بعد خواہ مقتدی ہو یا امام یا منفرد.......... اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد..... سب کے لیے پڑھنا واجب ہے البتہ عورتیں آہستہ پڑھیں۔ عید کے دن صبح اٹھنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، نئے یا پاک وصاف عمدہ کپڑے (جو اپنے پاس ہوں اور شرعی وضع کے خلاف نہ ہوں) پہننا، خوشبو لگانا، عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، اور عید کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر مذکور پڑھنا مسنون ہے۔

**نماز عید کی ترکیب:** دل میں نماز عید کی نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہے، پھر ثناء پڑھے، اس کے بعد امام کے ساتھ تین تکبیریں کہیں۔ پہلی دو تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں، تیسری تکبیر میں کانوں تک ہاتھ لے جا کر باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیریں کہیں اور تینوں میں ہاتھ چھوڑ دیں، چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ نماز کے بعد خاموشی سے خطبہ سنیں اور راستہ بدل کر گھر واپس آجائیں۔

**قربانی کی اہمیت:** رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد ہمیشہ مدینہ طیبہ میں قربانی فرمائی ہے۔ قرآن کریم کی آیات ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ میں اور ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ العالَمِينَ﴾ میں قربانی کا ذکر موجود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مالدار آدمی قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ اس ارشاد میں ناراضگی کا اظہار ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ ایسے آدمی کو نماز عید نہیں پڑھنی چاہئے۔ قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور قربانی کے خون کا قطرہ گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمالیتے ہیں اور قربانی کرنے والے کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

**قربانی کا مقصد:** قربانی ایک عظیم عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا گوشت اور خون پہنچانا مقصد نہیں۔ بلکہ مقصود اصلی یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، اخلاص ومحبت کے ساتھ حکم ربی کی بجاآوری کی جائے، اگر عبادات اخلاص ومحبت سے

خالی ہوں تو صرف صورت اور ڈھانچہ باقی رہ جاتا ہے، اصل روح غائب ہو جاتی ہے، اسی لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے۔

**قربانی کس پر واجب ہے؟** قربانی ہر مسلمان عاقل بالغ پر واجب ہوتی ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ (۶۱۳ گرام) چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجت اصلیہ سے زائد موجود ہو خواہ یہ مال سونا، چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا رہائشی مکان سے زائد کوئی مکان ہو قربانی کے لیے اس مال پر سال بھر کا گذرنا بھی شرط نہیں ہے۔ بچے، مجنون اور مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔ قربانی مرحومین کی طرف سے بھی کی جاسکتی ہے۔ استطاعت ہو تو بہتر ہے کہ اپنے مرحوم والدین یا دیگر بزرگوں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی طرف سے قربانی کریں اس کا بڑا ثواب ہے۔ لیکن اس صورت میں اپنی طرف سے قربانی کرنا ساقط نہیں ہوگا۔ چنانچہ جن لوگوں پر قربانی واجب ہے ان کو اپنی طرف سے بھی قربانی کرنا ہوگی۔

**چند اہم مسائل کا بیان:** ❶ جس شخص پر قربانی واجب نہیں تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس پر قربانی واجب ہوگئی۔ لیکن اگر یہی جانور گم ہو جائے تو دوبارہ اس پر جانور خرید کر قربانی کرنا واجب نہیں۔ ❷ قربانی کے صرف تین دن ہیں 10، 11 اور 12 ذوالحجہ۔ دسویں ذوالحجہ کو نماز عید کے بعد بارھویں ذوالحجہ تک کسی بھی وقت قربانی کر سکتے ہیں، چاہے دن ہو یا رات لیکن دن میں کرنا افضل ہے۔ ❸ قربانی اگر کسی عذر سے رہ گئی تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ لیکن قربانی کے دنوں میں قیمت صدقہ کرنے سے قربانی نہیں ہوگی۔

**قربانی کے جانور:** بکرا، دنبہ اور بھیڑ میں صرف ایک ہی شخص کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہے۔ لیکن گائے، بھینس اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ قربانی میں ثواب کی نیت شرط ہے۔

جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا درمیان میں سے سینگ ٹوٹ گیا ہو اس جانور کی قربانی کرنا درست ہے لیکن اگر سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو اور اسکا اثر دماغ تک پہنچا ہو تو اس صورت میں ایسے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ (شامی)۔

**خصی جانور کی قربانی کا حکم:** خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ پسندیدہ ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی قربانی ثابت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو مینڈھے سینگوں والے، چتکبرے، خصی ذبح فرمائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے موٹے تازے، سینگوں والے چتکبرے، خصی خریدتے تھے۔

(اعلاء السنن ج ۱۷/ ۲۵۵، ابن ماجہ ص ۲۳۲)

بکرا، بکری کا قربانی کے وقت ایک سال کا ہونا ضروری ہے جبکہ بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو تو سال بھر سے کم بھی درست ہے اور گائے، بیل، بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے ورنہ قربانی جائز نہیں ہوگی۔

**جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں:** اگر جانور، اندھا، کانا، یا لنگڑا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اسی طرح ایسے مریض اور لاغر جانور کی قربانی بھی درست نہیں جو قربانی کی جگہ اپنے پیروں پر نہ جاسکے۔ اسی طرح ایسا جانور جس کی تہائی سے زیادہ دُم یا کان کٹا ہوا ہو تو اس کی بھی قربانی جائز نہیں ہے اسی طرح جس جانور کے دانت پیدائشی نہ ہوں یا اکثر ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی بھی قربانی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح اگر پیدائشی طور پر کان بالکل نہیں ہیں تو بھی قربانی جائز نہیں ہے۔

اگر جانور صحیح خریدا تھا اور پھر اس میں کوئی عیب آ گیا تو اگر خریدنے والا صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لیے اس عیب دار جانور کی قربانی کرنا جائز ہے لیکن خریدنے والا اگر صاحب نصاب ہے تو پھر دوسرا جانور اس کے بدلے خریدنا لازم ہے۔

قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے پہلے بچہ پیدا ہو گیا یا ذبح کرتے وقت اس کے پیٹ سے زندہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہئے۔ مالدار شخص کا قربانی کا جانور اگر گم ہو جائے تو اس کی جگہ دوسرا خریدنا لازم ہے۔

**بڑے جانور کی قربانی میں شریک ہونے کے شرائط:** گائے، بیل، بھینس اور اونٹ میں سات آدمی مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ شریک ہوسکتے ہیں:

❶......تمام شرکاء مسلمان ہوں۔ ❷......زیادہ سے زیادہ سات حصے دار ہوں۔ ❸......سب کی آمدنی حلال ہو۔ ❹......ثواب حاصل کرنے کی نیت سے شریک ہوں، اگرچہ ان کی قربانی کی جہت مختلف ہو، مثلاً، واجب قربانی، عقیقہ اور نفلی قربانی، بالفرض اگر کوئی شخص محض گوشت حاصل کرنے کی نیت سے شریک ہوگا تو سب کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

**گوشت کی تقسیم:** جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ قربانی کا گوشت خود کھانا یا فریج میں اسٹاک کرنا جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ قربانی والے گوشت کے تین حصے کر دیئے جائیں، ایک اپنے لیے، دوسرا حصہ رشتہ داروں اور احباب کے لیے اور تیسرا حصہ صدقہ کر دیں۔ قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ذبح کرنے والے قصائی کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا بھی جائز نہیں۔ اجرت علیحدہ دی جائے۔

**قربانی کی دعاء:** جب جانور کو ذبح کے لیے قبلہ رو لٹائیں تو یہ مسنون دعا پڑھیں:

﴿ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

پھر ﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ﴾ کہہ کر ذبح کریں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

﴿ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ وَخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴾

اور اگر قربانی دوسرے کی طرف سے ہو تو پھر مذکورہ دعاء میں مِنِّي کی جگہ مِنْ کہہ کر ان کا نام لیں۔

**کھال کے احکام:** قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے لیکن فروخت کر کے قیمت کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح مؤذن یا امام کو حق الخدمت کی صورت میں کھال دینا جائز نہیں ہے۔

مدارس اسلامیہ کے غریب طلبہ ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں۔ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہوتا ہے اور احیائے دین کی خدمت میں بھی شرکت ہوتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ مدرسین اور ملازمین کی تنخواہ میں اس کا خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔